بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱/-

۶ شعبان ۱۳۷۷ھ

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۶ تبلیغ ۱۳۳۷ھش ۲۶ فروری ۱۹۵۸ء | نمبر ۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کراچی ۲۲ فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

"کھانسی کی تکلیف ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سوڈان حفاظتی کونسل کا اجلاس پھر طلب کرے گا

سرحدی صورتِ حال اور زیادہ خراب ہو گئی

خرطوم ۲۵ فروری۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق سوڈان حفاظتی کونسل سے درخواست کرے گا۔ کہ مصر کے خلاف اس کی شکایت پر غور کے لئے کونسل کا اجلاس جتنی جلد ممکن ہو سکے دوبارہ بلایا جائے۔ کیونکہ سرحدی صورت حال زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ اس سے قبل کونسل کا اجلاس کسی فیصلے کے بغیر غیر معینہ مدت تک ملتوی ہو گیا تھا۔ دریں اثنا وزیر اعظم سوڈان مسٹر عبد اللہ خلیل نے بتایا ہے کہ سوڈان کے گشتی دستوں نے سوڈانی سرزمین پر مصری فوج کی ایک کمپنی دیکھی ہے۔ اور حلب سے ۲۵ میل شمال میں براماده کے سوڈانی گاؤں پر مصری پرچم لہرا رہا ہے۔ مسٹر خلیل نے کہا۔ مصر نے سوڈان کو ابھی تک سرکاری طور پر یہ اطلاع نہیں دی ہے کہ اس نے سوڈان کے عام انتخابات تک سرحدی تنازعات کا تصفیہ ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے اس اطلاع کی تردید کی کہ متنازعہ علاقے سے سوڈانی فوجیں واپس بلائی گئی ہیں۔

مصر اور شام کے درمیان پاسپورٹ سسٹم ختم کر دیا گیا

دمشق ۸ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مصر و شام کے درمیان اب تک پاسپورٹ کی جو پابندیاں چلی آرہی تھیں وہ ختم کر دی گئی ہیں۔ یہ اقدام دونوں ملکوں کی "متحدہ عرب جمہوریہ" کے قیام کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ دریں اثنا کل صدر ناصر اپنی نئی کابینہ بنانے میں مصروف رہے۔ شامی کابینہ کل رات ہی مستعفی ہو گئی تھی۔ لیکن مصر کی کابینہ متحدہ عرب جمہوریہ کی کابینہ قائم ہونے تک کام جاری رکھے گی۔

مولانا آزاد کی خود نوشت سوانح حیات

نئی دہلی ۲۵ فروری معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابو الکلام آزاد نے اپنے انتقال سے دو ہفتے قبل اپنی خود نوشت سوانح حیات کو آخری شکل دے دی تھی۔ یہ کتاب انگریزی میں شائع کی جا رہی ہے۔ انگریزی ترجمہ مسٹر ہمایوں کبیر کی رائے نمائی میں کیا گیا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے مقررین کی شاندار کامیابی

ربوہ ۲۵ فروری۔ یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ تعلیم الاسلام کالج یونین کے مقررین عبد الرشید اور عبد السمیع صاحب نے بہاولپور کالج کے مباحثوں میں شرکت کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ عبد الرشید صاحب میڈیکل کول بہاولپور کے کل پاکستان مباحثہ میں اول رہے۔ اور بہترین مقرر قرار پائے اس مقابلہ کے علاوہ اس کالج میں ایک فی البدیہہ تقریری مقابلہ بھی ہوا۔ عبد الرشید صاحب اس میں بھی اول رہے۔ اسی طرح عبد السمیع صاحب نے ایس ای۔ کالج بہاولپور کے کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثہ میں سوم انعام حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مقررین کے لئے اور کالج کے لئے مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

— لاہور ۲۵ فروری۔ صدر پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا کل شام میانوالی سے بذریعہ طیارہ لاہور پہنچے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا جلسہ تقسیم انعامات

طلباء سے محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

ربوہ ۲۴ فروری۔ آج سہ پہر یہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جلسہ تقسیم انعامات نہایت وسیع پیمانے پر منعقد ہوا۔ جس میں سکول کے طلباء ممبران سٹاف اور اولڈ بوائز کے علاوہ ربوہ کے دیگر تعلیمی اداروں کے اساتذہ کرام بزرگان سلسلہ ناظر و وکلاء حضرات اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ ہونہار طلباء میں تقسیم انعامات کی رسم عالمی عدالت انصاف کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ادا فرمائی۔ نیز اس موقعہ پر طلباء سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ ابھی سے اپنے آپ کو اس قابل بنائیں۔ کہ وہ بڑے ہو کر زندگی کے کڑے امتحانوں میں کامیاب ہوتے ہوئے ہر میدان میں اسلام کے جھنڈے کو سربلند رکھ سکیں۔ — (اس تقریب کا کسی قدر تفصیلی حال کل کے الفضل میں ملاحظہ فرمائیں)

مولانا ابو الکلام آزاد کی وفات پر

جماعت احمدیہ کی طرف سے تعزیت کا اظہار

ربوہ ۲۴ فروری۔ مولانا ابو الکلام آزاد کی وفات پر مکرم ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ نے مولانا مرحوم کے پرائیویٹ سکرٹری جناب اجمل خان صاحب کے نام حسب ذیل تعزیتی پیغام بذریعہ تار ارسال کیا ہے۔

"مولانا ابو الکلام آزاد کی افسوسناک وفات پر جماعت احمدیہ دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ ہمدردی اور تعزیت کے یہ جذبات ان کے خاندان تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر سکینت نازل کرے۔"

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ فروری

مذہب کا غلط استعمال

ہمارا اعتقاد ہے کہ جس طرح دیگر اقوام اور ممالک میں اللہ تعالیٰ اپنے بشیر و نذیر بھیجتا رہا ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی اس نے اپنے فرستادے بھیجے ہیں جن میں سے حضرت کرشنؑ اور حضرت بدھ کے نام لئے جا سکتے ہیں۔ یہ فرستادگان الٰہی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی ہدایت پیش کرتے رہے ہیں۔ جو دیگر انبیاء علیہم السلام کرتے رہے ہیں۔

اگرچہ اہلِ ہند نے اپنی قدیم تاریخ نہیں لکھی۔ لیکن ان فرستادگانِ الٰہی کے جو حالات ہم تک پہنچے ہیں۔ ان سے اس ملک کی تاریخ پر روشنی پڑتی ہے چنانچہ پرانوں مہابھارت اور رامائن جیسی تصنیفات میں ان بزرگوں کے حالات ملتے ہیں۔ اور ایک غور کرنے والا انسان ان سے اندازہ کر سکتا ہے کہ اس ملک میں مذہبی رجحانات کیا کیا صورتیں اختیار کرتے رہے ہیں۔ ان مہاتماؤں کی تعلیمات پر غور کرنے سے ایک بات نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہاں بھی اہنسا پر ہی زور دیا گیا ہے یعنی نہ صرف بنی نوع انسان ہی بلکہ ہر ذی روح کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا انسان کا اعلیٰ ترین وصف ہے۔

ان فرستادگانِ حق کا اہنسا پر اتنا زور دینا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ یہاں بھی انسان غرور اور استبداد کا شکار ہوتے رہے ہیں۔ اور یہاں بھی ظالم انسان عوام پر ظلم و ستم ڈھلانے ان میں تفرقہ اندازی کرنے اور ان کو باہم لڑانے میں کسی دوسرے ملک سے پیچھے نہیں رہے۔ یہاں بھی رسمی مذہب کے علمبردار مذہب کی روح سے مبرا ہو کر دنیا کی جاہ و حشم سمیٹنے اور سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنے میں مصروف رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت کرشنؑ اور حضرت بدھؑ کی تحریکیں جہاں اہنسا کی تعلیم دیتی ہیں وہاں وہ رسمی مذہب کے علمبرداروں کے خلاف بھی پرزور احتجاج کرتی ہیں۔

مدت سے اس عظیم ملک میں رسمی مذہب برہمنزم کی صورت اختیار کر چکا ہوا ہے اور اہل علم حضرات جن کو برہمن کہتے ہیں مذہب کے واحد اجارہ دار بنے رہے ہیں۔ اس طبقہ نے راج پاٹ سے ملکر ہمیشہ عوام کی لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رکھا ہے۔ اور انہیں مذہبی رسومات کے دام میں پھانس رکھا ہے۔

چونکہ آج ہند میں مذہب کی حقیقی روح ختم ہو چکی ہے۔ اور مذہبی رسومات کا صرف کھوکھلا ڈھانچہ رہ گیا ہے آج بھی چالاک اور ہوشیار لوگ بھارت میں مذہب کے نام پر ظالمانہ تحریکیں چلا رہے ہیں۔ چنانچہ جن سنگھ اور ہندو مہاسبھا جیسی تنظیمیں بھارت میں آج بھی مذہب اور نسل کے نام پر فتنہ و فساد برپا کر رہی ہیں۔ اس کا جو نتیجہ نکل رہا ہے۔ اس کی تھوڑی سی جھلک ہفت روزہ ریاست دہلی کے ایک تازہ اداریہ سے دیکھی جا سکتی ہے۔ ریاست اپنی اشاعت مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۵۸ء میں ”فتنہ و فساد کی بنیادیں“ ”خالصتان کے لئے راہیں“ کے دوہرے عنوان کے تحت رقمطراز ہے

”اگر ہندوستان کی پچھلے پچاس برس کی تاریخ پر غور کیا جائے۔ تو ہر انصاف پسند شخص کو اس نتیجہ پر پہنچنا پڑے گا۔ کہ پاکستان کے قائم کرنے کی ذمہ داری ان ہندو لیڈروں اور ہندو اخبارات کی گردن پر ہے۔ جو مسلمانوں سے نفرت کرتے ہوئے ان کے خلاف زہر اگلتے رہے جس کا ردِ عمل یہ ہوا کہ مسلمانوں کے لیڈروں اور اخبارات نے بھی ان کے جواب میں آستینیں چڑھالیں۔ ورنہ اگر مسلمانوں کے ساتھ ہندو لیڈر اور ہندو اخبارات نفرت و حقارت اور مخالفت کا سلوک نہ کرتے۔ تو نہ تو مسٹر جناح کو کانگرس سے الگ ہونا پڑتا۔ اور نہ پاکستان قائم ہوتا اور ہندوستان میں وطنیت کا جھنڈا بلند رہتا جس کو بلند رکھنے کے لئے ہندو اور مسلمان دونوں ملکر قربانیاں کرتے۔

ہندوستان کو تقسیم کرنے کے بعد پاکستان قائم ہوا۔ اور اب دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو ختم نہیں کر سکتی۔ چاہے ہندو مہاسبھائی اور جن سنگھ اپنے جلسوں میں پاکستان کو ختم کرنے کے لئے دن رات ڈینگیں مارتے چلے جائیں۔ پاکستان کے قائم ہونے کے بعد اب ہندوستان کے سامنے سکھوں اور خالصتان کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ چند برس پہلے کے حالات کو چھوڑئیے۔ پچھلے آٹھ ماہ کے اندر ہی پنجاب میں اٹھارہ واقعات ایسے ہوئے جن میں مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے سکھ مذہب کی توہین کی گئی۔ اور ہندو لیڈروں اور ہندو اخبارات نے اس توہین کی حوصلہ افزائی کرنے میں حصہ لیا جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج شاید ہی کوئی سکھ ایسا ہوگا۔ جو اس توہین کو محسوس نہ کرتا ہو۔ چنانچہ گوردواروں کے تالابوں میں سگرٹوں کے ڈبے پھینکے گئے۔ پوسٹروں میں گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے فرضی نام سے سکھوں کو سگرٹ پینے اور بال کٹوانے کی تلقین کی گئی۔ گوردواروں کے سامنے نعرے لگائے گئے۔ گرنتھ صاحب کو پھاڑ کر اس کے اوراق سڑکوں پر پھینکے گئے۔ اور بعض ایسی حرکات کی گئیں۔ جن کا ذکر کرنا سکھوں میں ہیجان و اضطراب پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور ان حرکات کا نتیجہ پچھلے ہفتہ جالندھر میں ظاہر ہوا جبکہ ہندوؤں کے جلوس نے گوردوارہ کے سامنے اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ اور بقول سکھ لیڈروں کے جلوس کے مجمع نے گوردوارہ کو آگ لگانے کی بھی کوشش کی جس کے باعث پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ اور جلوس میں سے دو ہندو ہلاک اور دو درجن کے قریب زخمی ہوئے۔ اور اب پنجاب کے قریب قریب ہر ضلع میں دفعہ ۱۴۴ لگا کر جلوسوں کے نکالنے کی ممانعت کر دی گئی ہے

ہندوؤں کے سلوک سے تنگ آکر اکالی ایک عرصہ سے پاکستان کی طرح اپنے لئے ایک علیحدہ سٹیٹ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جس کا نام خالصتان ہو۔ سوال یہ ہے کہ پنجاب کے موجودہ حالات اور موجودہ فضا میں کیا سکھوں کو اپنی علیحدہ سٹیٹ کے مطالبہ کا حق حاصل نہیں۔ جس حیرت میں کہ ہندوؤں کے لیڈر اور اخبارات اب سکھوں کی بھی بالکل اس طرح ہی مخالفت کر رہے ہیں۔ جس طرح انہوں نے پاکستان قائم ہونے سے پہلے نصف صدی تک مسلمانوں کی کی تھی۔ اور ہندوؤں کا سکھ معابد کی توہین کرنا تو ایک ایسا ناپاک قدم ہے۔ جو سکھوں کو دماغی توازن سے محروم کر دینے کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد یہ خلاف توقع نہ ہوگا۔ کہ سکھ بھی قانون شکنی اور فتنہ و فساد پر آمادہ ہو جائیں“۔

(۱۷ فروری ۱۹۵۸ء)

بھارت کے یہ حالات پڑھ کر ہمارا دل بہت دکھتا ہے۔ کیونکہ ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کے ہمسایہ ملک میں اندرونی اور بیرونی امن قائم ہو۔ اور بھارت کے عوام امن و امان سے زندگی بسر کریں۔ ریاست نے تو صرف سکھوں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ فرقہ پرست ہندوؤں کی یہ روش اگر نہ رکی۔ تو بھارت کے اور بھی ٹکڑے ہو جائیں گے متعصب ہندوؤں نے نہ صرف سکھوں اور چار کروڑ مسلمانوں کی زندگی اجیرن بنا رکھی ہے۔ بلکہ ان آریہ نسل کے سورماؤں نے دکن کے لوگوں کو بھی تباہ حال کر رکھا ہے۔ اور وہاں بھی شمالی بھارت کے خلاف زبردست تحریک برپا ہو چکی ہے۔ اور ڈر ہے کہ کیرالا کی طرح تمام جنوبی بھارت کمیونزم کی آغوش میں نہ آجائے

حقیقت یہ ہے کہ بھارت کا سب سے بڑا دشمن ہندوؤں کی یہی متعصبانہ اور فرقہ وارانہ تنظیمیں ہیں اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بھارت کی سیکولر حکومت بھارت کے اس سب سے بڑے دشمن کی طرف خاطر خواہ متوجہ نہیں ہو رہی۔ یہ تنظیمیں مذہب کا غلط استعمال کر کے ملک میں ابتری پھیلا رہی ہیں۔ اسی طرح جس طرح پاکستان میں مودودیوں ایسی تحریکیں پاکستان میں مذہب کے نام پر فتنہ و فساد کی بنیاد رکھ رہی ہیں حقیقی مذہب ان فتنہ پردازوں کے تصورات سے بہت بالا ہے۔ حقیقی مذہب مختلف الخیال لوگوں میں محبت اور آشتی پیدا کر کے انہیں باہمی اتحاد و اتفاق سے رہنے سہنے اور دوسروں کے انسانی حقوق کا احترام کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے نہایت زور سے فساد بین الناس کی مذمت کی ہے۔ اور اس کو قتل عمد سے بھی بڑھ کر جرم قرار دیا ہے۔ بھارت میں جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے حضرت کرشنؑ اور حضرت گوتم بدھؑ یہی مشن لے کر

(باقی دیکھیں صفحہ [illegible])

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

مشرقی افریقہ کے باشندوں کو دعوتِ اسلام

’’قرآن مجید آزادی سلامتی۔ ترقی اور رفاہیت کا پیغام ہے‘‘

اے اہلِ افریقہ! اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ تا ہم سب مل کر خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو پھر دنیا میں قائم کر دیں

سواحیلی زبان میں پچاس ہزار کی تعداد میں حضور کے پیغام کی اشاعت

ذیل کا نہایت قیمتی مضمون سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود غیر معمولی مصروفیات کے جنوری ۱۹۵۳ء میں سواحیلی ترجمۃ القرآن کے لئے بطور دیباچہ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب انچارج شعبۂ زود نویسی کو لکھوایا تھا اور پھر ازراہ کرم نظر ثانی کرتے ہوئے حضور نے اپنے قلم مبارک سے چند مقامات پر تصحیح فرمائی اور مضمون کے آخر میں اسے اپنے دستخط مبارک سے بھی مشرف فرمایا۔ عاجز کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی کہ اس مضمون کو سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا۔ اگرچہ اصل مضمون کے زور، اثر اور اس کی حقیقی دلکشی کو دوسری کسی زبان میں قائم رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن خدا کے فضل سے اور اس کی خاص نصرت سے یہ محسوس کیا گیا ہے کہ سواحیلی ترجمہ میں بہت حد تک اصل مضمون کا موثر انداز آ گیا ہے۔ جوں جوں افریقن نے سواحیلی ترجمۃ القرآن کے اس دیباچہ کو پڑھا ہے حضور کے اس روح پرور پیغام سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب یہ پیغام مشرقی افریقہ کے ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ میں سواحیلی زبان میں پڑھ کر سنایا گیا تو اس ادارہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ سواحیلی ترجمۃ القرآن کی دس ہزار کاپیاں طبع کروائی گئی تھیں۔ اور ان میں یہ مضمون دیباچہ کے طور پر شامل تھا۔ اس کے بعد جماعت کے رسالہ سواحیلی میں اس کی اشاعت کی گئی۔ لیکن اعلیٰ طبقوں کی طرف سے اس پیغام کی کثرت سے اشاعت کا تقاضا تھا۔ اور اس عاجز کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ بہت بڑی تعداد میں حضور کے اس پیغام کو الگ پمفلٹ کی صورت میں بھی شائع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ حضور کے اس پیغام کو پچاس ہزار کی تعداد میں چار صفحات کے پمفلٹ کی صورت میں حضور ایدہ اللہ کے خوبصورت فوٹو کے ساتھ اس نئے سال ۱۹۵۸ء کے لئے بطور تحفہ مشرقی افریقہ کے باشندوں کے لئے شائع کر دیا گیا ہے۔ حضور کا یہ مضمون سلسلہ کے آرگن اخبار الفضل میں ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ پمفلٹ کی اشاعت کے ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ قارئینِ الفضل کی روحانی مسرتوں میں اضافہ کے لئے اس مضمون کو روزنامہ الفضل میں بھی شائع کروا دیا جائے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس مضمون کو پڑھ کر خاص طور پر حضور پُر نور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں وہاں مشرقی افریقہ کے باشندوں کی روحانی ترقی کیلئے بھی خاص دُعا کریں۔ خدا کرے کہ حضور کا یہ پیغام ان کے اندر اسلام و احمدیت کے لئے ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دے۔ آمین

(خاکسار محتاج دعا۔ شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کے مضمون کے متعلق مختصر نوٹ شائع کئے جا رہے ہیں۔ افریقہ کو اسلامی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ خصوصاً شمال مشرقی افریقہ کو اسلام کے ابتدائی ایام میں جب مکہ والوں نے مسلمانوں پر بڑے بڑے مظالم کئے اور مکہ میں مسلمانوں کی رہائش ناممکن ہو گئی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے ارشاد سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف جانے کی ہدایت فرمائی۔ حبشہ یعنی ایبے سینیا وہ ملک ہے جو کہ کینیا کالونی کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ چنانچہ جب مسلمان اس ملک میں پہنچے اور وہاں کے بادشاہ کے قانون کے ماتحت انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی گئی اور امن کا سانس انہوں نے لینا شروع کیا تو مکہ والوں سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی۔ اور انہوں نے اپنی قوم کے دو لیڈروں کو بادشاہ اور اس کے درباریوں کیلئے بہت سے تحائف دیکر بھجوایا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ بادشاہ سے درخواست کریں کہ وہ مہاجرینِ مکہ کو مکہ کی حکومت کے حوالہ کر دے۔ تاکہ وہ ان سے اپنے خیالات

اور عقائد کے مطابق سلوک کریں۔ اور اگر بادشاہ نہ مانے تو پھر درباریوں کو تحفے دے کر ان سے بادشاہ پر زور ڈلوائیں اور مسلمان مہاجرینِ مکہ کو جس طرح بھی ہو واپس مکہ لائیں۔ چنانچہ یہ وفد حبشہ گیا اور درباریوں خصوصاً پادریوں کے ذریعہ سے بادشاہ سے ملا۔ جو اُس زمانہ میں نگس کہلاتا تھا۔ جسے عرب لوگ نجاشی کہتے تھے۔ یہ اُس بادشاہ کا نام نہیں تھا۔ بلکہ یہ اُس زمانہ کے حبشی بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا۔ چنانچہ بادشاہ کے سامنے انہوں نے شکایت کی کہ اُن کے ملک کے کچھ باغی بھاگ کر حبشہ آ گئے ہیں۔ اور انہیں مکہ والوں نے اس لئے بھیجا ہے کہ ان باغیوں کو مکہ کی حکومت کے حوالہ کر دیا جائے۔ بادشاہ نے ان لوگوں کی باتیں سُنکر مسلمانوں کو بُلوایا اور اُن سے پوچھا کہ وہ کس طرح آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اُن پر اُن کی قوم ظلم کر رہی تھی اور چونکہ افریقن بادشاہ کا انصاف اور اس کا عدل مشہور تھا وہ اس کے ملک میں پناہ لینے کیلئے آ گئے۔ اس پر بادشاہ نے مکہ کے وفد کو جواب دیا کہ چونکہ اِن کے خلاف کوئی سیاسی جُرم ثابت نہیں صرف مذہبی اختلاف ثابت ہے اسلئے وہ ان کو واپس کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مکہ کا وفد جب دربار سے ناکام لوٹا تو اس نے درباریوں اور پادریوں کو بھی تحفے تقسیم کئے۔ اور اُنہیں اُکسایا کہ یہ مسلمان لوگ حضرت مسیحؑ کی بھی ہتک کرتے ہیں۔ اسلئے مسیحیوں کو بھی مکہ والوں کے ساتھ مل کر ان پر سختی کرنی چاہیئے۔ چنانچہ دوسرے دن پھر درباریوں نے بادشاہ پر زور دیا کہ یہ لوگ تو مسیح کی بھی ہتک کرتے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے مسلمانوں کو پھر بُلوایا اور اُن سے پوچھا کہ آپ لوگ مسیح کے بارہ میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ مسلمانوں نے سورہ مریم کی ابتدائی آیات پڑھ کر اس کو سُنائیں۔

جن میں مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کا ذکر ہے اور پھر کہا کہ ہم مسیح کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ ہاں انہیں خدا کا بیٹا نہیں مانتے اس پر پادریوں نے شور مچا دیا کہ دیکھو انہوں نے مسیح کی ہتک کی ہے۔ مگر افریقن بادشاہ منصف مزاج اور عادل تھا۔ اس نے سمجھ لیا کہ یہ الزام ان پر غلط لگایا جا رہا ہے۔ یہ لوگ مسیح کا ادب کرتے ہیں۔ مگر اس کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ چنانچہ اس نے بڑے جوش سے ایک تنکا فرش پر سے اٹھایا اور کہا کہ خدا کی قسم میں بھی مسیح کو وہی کچھ ملتا ہوں جو یہ کہتے ہیں اور میں اس درجہ سے جو انہوں نے مسیح کا بیان کیا ہے اس ایک تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں سمجھتا۔

پادریوں نے بادشاہ کے خلاف بھی آوازے کسنے شروع کئے کہ تو بھی مرتد ہو گیا ہے۔ لیکن نجاشی نے کہا کہ میں تمہارے اس شور و شغب کی وجہ سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔ جب میرا باپ مرا تھا تو میں چھوٹا بچہ تھا اور میری جگہ پر میرا چچا قائمقام مقرر کیا گیا تھا اور تم لوگوں نے اس کے ساتھ ملکر یہ فیصلہ کیا تھا کہ مجھ کو تخت سے محروم کر دو۔ جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو باوجود اس کے کہ میں چھوٹا تھا۔ میں نے اپنا حق لینا چاہا۔ اور نوجوان میرے ساتھ مل گئے اور میرے چچا نے ڈر کر دستبرداری دے دی اور تخت میرے حوالے کر دیا۔ تو میری بادشاہت تمہاری وجہ سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ نے باوجود تمہاری مخالف کوششوں کے مجھے دی ہے۔ کیا میں اب تم سے ڈر کر خدا کو چھوڑ دوں گا اور ظلم اور تعدی کروں گا۔ نہ تم نے یہ بادشاہت مجھے دی ہے نہ میں تمہاری مدد کا محتاج ہوں۔ میں کسی صورت میں ظلم نہیں کر سکتا یہ لوگ آزادی سے میرے ملک میں رہیں گے۔ اور کوئی ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

پس اے اہل افریقہ جن کی زبان سواحیلی ہے۔ میں یہ ترجمہ آپ کے سامنے پیش کرنے میں ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کتاب کے ابتدائی ایام میں اس کتاب کے ماننے والوں کو آپ کے براعظم نے پناہ دی تھی اور ظلم و تعدی کرنے سے انکار کر دیا تھا اور انصاف اور عدل قائم کرنے کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ آج قرآن کریم کی پاکیزہ تعلیم اسی طرح مظلوم ہے۔ جس طرح کسی زمانہ میں قرآن کریم کے ماننے والے مظلوم ہوا کرتے تھے۔ آج اس قرآن کریم کو دنیا میں لانے والا بھی فوت ہو چکا ہے۔ لیکن اس کا روحانی وجود آج اس سے بھی زیادہ مظلوم ہے جتنا کہ آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے وہ اپنی دنیوی زندگی میں مظلوم تھا۔ اس پر جھوٹے الزام لگائے جاتے ہیں۔ اس کی لائی ہوئی تعلیم کو بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے ماننے والوں کو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ لیکن خدا گواہ ہے۔ کہ واقعہ یہ نہیں خدا کی نظروں میں سب سے زیادہ معزز وجود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جن پر قرآن نازل ہوا تھا۔ اور سب سے زیادہ سچی تعلیم وہ ہے جو اس کتاب یعنی قرآن کریم میں موجود ہے۔ جیسا کہ آپ خود دیکھ لیں گے۔ دنیا صرف اپنی طاقت اور اپنی قوت کے گھمنڈ پر اس کی تردید کر رہی ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کو ذلیل کر رہی ہے۔ لیکن اے اہل افریقہ آج آپ کا بھی یہی حال ہے آپ کو غیر ملکوں میں تو الگ رہا اپنے ملک میں بھی ذلیل سمجھا جا رہا ہے۔ پس وہ تعلیم جس نے آج سے چودہ سو سال پہلے ایک وحشی اور غیر تعلیم یافتہ قوم کو دنیا کی ترقیات کی چوٹی پر پہنچا دیا تھا۔ لیکن جو آج مظلوم ہے اور گھر سے بے گھر کر دی گئی ہے۔ میں اسے آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جبکہ آپ لوگوں کی حالت بھی اسی قسم کی ہے۔ اور آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کتاب کو غور سے پڑھیں۔ اور اسی عدل و انصاف کی نگاہ سے اسے دیکھیں جس نگاہ سے نجاشی نے مکہ کے مسلم مہاجرین کو دیکھا تھا۔ اور پھر اپنی عقل اور اپنی بصیرت سے کہ لوگوں کے لگائے ہوئے جھوٹے الزاموں کے اثر کے نیچے اور لوگوں کی بنائی ہوئی رنگین عینکوں کے ذریعہ سے اسے دیکھیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کو اس لاثانی جوہر کی حقیقت معلوم ہو جائیگی اور اس رسے کو آپ پکڑ لیں گے۔ جو کہ خدا تعالےٰ نے اس کتاب کے ذریعہ سے آسمان سے پھینکا ہے تاکہ اس کے بندے اسے پکڑ کر اس تک پہنچ جائیں۔

اے اہل افریقہ ایک دفعہ پھر اپنے عدل اور انصاف کا ثبوت دو۔ اور پھر ایک سچائی کے قائم کرنے میں مدد دو۔ جو سچائی تمہارے پیدا کرنے والے خدا نے بھیجی ہے۔ جس سچائی کو قبول کرنے کے بغیر غلام قومیں آزاد نہیں ہو سکتیں مظلوم ظلم سے چھٹکارا نہیں پا سکتے۔ قیدی قید خانوں سے چھوٹ نہیں سکتے۔ امن رفاہیت اور ترقی کا پیغام میں تمہیں پہنچاتا ہوں۔ یہ پیغام میرا نہیں۔ بلکہ تمہارے اور میرے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ یہ زمین آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ یہ یوروپ اور امریکہ اور ایشیا کے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ آؤ اور ہزاروں کی تعداد میں آؤ۔ لاکھوں کی تعداد میں آؤ۔ کروڑوں کی تعداد میں آؤ اور سچائی کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ۔ تاکہ ہم سب مل کر دنیا میں از سرِ نو خدا تعالےٰ کی بادشاہت کو قائم کر دیں۔ اور بنی نوع انسان کی ہمہ گیر اخوّت اور خدا تعالےٰ کے ہمہ گیر عدل و انصاف کو دنیا میں قائم کر دیں خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو میری آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دے۔ اور میں وہ دن دیکھوں۔ جبکہ آپ لوگ میرے دوش بدوش دنیا میں امن اور سلامتی اور ترقی اور رفاہیت کے قائم کرنے میں کوشش کر رہے ہوں۔ اور پھر یہ کوششیں خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوں۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

خدمت خلق کا ایک عظیم الشان مرکزی ادارہ

اور

احباب جماعت

(۱) خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خلق خدا کی خدمت کو مسلمانوں کا ایک امتیازی وصف قرار دیا۔

(۲) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں اپنی جماعت کے لئے خدمت خلق کو لازمی قرار دیا۔

(۳) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے احمدی نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کو خصوصیت کے ساتھ تاکید فرمائی۔ کہ وہ خدمت خلق کو اپنا شعار بنائیں۔

فضل عمر ہسپتال — جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں خدمت خلق کا ایک عظیم الشان مرکزی ادارہ ہے۔ جو بلا امتیاز مذہب و ملت علاقہ بھر کے غریبوں اور مریضوں کی خدمت کر رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ادارہ کی عظیم الشان عمارت اور اس کے ساز و سامان کو ہر لحاظ سے مکمل کرنے میں جماعت کے تمام مخیر اور ذی استطاعت احباب دل کھول کر حصہ لیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ

ہم خدا اور اس کے رسول (صلعم) کے فرمان کے مطابق
واقعی بڑھ چڑھ کر ایک امتیازی شان کے ساتھ
خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی ایک عرصہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں — احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) میں جماعت احمدیہ کا بیالیسواں کامیاب سالانہ جلسہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہٗ کا خصوصی پیغام

(از مکرم محمد اجمل صاحب شاہد بی۔اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ)

جماعت برہمن بڑیہ نے جو کہ مشرقی پاکستان کی سب سے پرانی جماعت ہے ۱۶ و ۱۷ فروری کو اپنا بیالیسواں سالانہ جلسہ اپنی گذشتہ روایات کے مطابق مسجد المہدی میں شاندار طور پر منعقد کیا۔ جلسہ کا اعلان شہر میں کیا گیا۔ شہر کے معززین کو خاص طور پر دعوت دی گئی اور گردونواح کے اکثر احمدیوں نے جلسہ میں شمولیت کی۔ جماعت کے علماء اور بزرگان نے اسلام اور احمدیت کے متعلق ایمان افروز تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر جماعت کے سامنے وقفِ جدید کی اہمیت کو خاص طور پر پیش کیا گیا۔

امسال جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ مربی سلسلہ مکرم سید اعجاز احمد صاحب کی تحریک پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی ایک خاص پیغام ارسال فرمایا۔ نیز پراونشل امیر مکرم شیخ محمود الحسن صاحب نے بھی جماعت کو اپنا پیغام بھجوایا جس میں آپ نے خاص طور پر تزکیہ نفس اور ذکر الٰہی اور باہمی محبت اور خلوص کو بڑھانے پر زور دیا اور جماعت کے مفاد اور مقاصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ قربانیاں کرنے کی تلقین کی

جلسہ دو دن جاری رہا۔ تین اجلاس ہوئے۔ پہلے دو اجلاسوں کی صدارت مکرم ڈپٹی خلیل الرحمٰن صاحب اور آخری اجلاس کی صدارت مکرم رجسٹرار ابوالحسین صاحب نے کی۔ نیز مکرم ڈپٹی صاحب کی تحریک پر برہمن بڑیہ میں "مصلح موعود ہال" کے لئے مبلغ گیارہ سو گیارہ روپے کے وعدے ہوئے۔ جلسہ بخیر و خوبی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

احباب جماعت سید میر عبدالرزاق صاحب چیرمین استقبالیہ کمیٹی اور مکرم میر عبدالستار صاحب پریذیڈنٹ جماعت اور دیگر منتظمین کے لئے خاص طور پر دعا کے لئے درخواست ہے۔ جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

میرا پیغام احباب برہمن بڑیہ کے نام

مجھے معلوم ہوا ہے کہ برہمن بڑیہ میں مؤرخہ ۱۶ و ۱۷ فروری ۱۹۵۸ء کو اس علاقہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے اور اس موقعہ پر مجھ سے ایک مختصر سا پیغام کی خواہش کی گئی ہے۔ سو میرا پیغام یہی ہے کہ اے احباب جماعت اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس نعمت سے نوازا ہے جس کا تیرہ سو سال سے اسلام میں انتظار کیا جا رہا تھا اور جس کی بشارت ہمارے آقا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے بڑے شاندار الفاظ میں دی تھی۔ اور اس زمانہ کو اسلام کے دورِ ثانی کا زمانہ قرار دیا تھا پس آپ اس نعمت کی قدر کریں اور اسے اپنے نفسوں میں جاری کرنے اور دوسروں تک پہنچانے میں انتہائی جدوجہد سے کام لیں تاکہ قیامت کے دن آپ لوگوں کے نزدیک سرخرو ہوں۔ بنگال کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کا ذکر خدا تعالےٰ کے الہام میں آیا ہے۔ اور پھر برہمن بڑیہ کے ایک مرحوم بزرگ کا ذکر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تصنیفات میں موجود ہے۔ پس آپ لوگوں پر دُہری ذمہ داری ہے کہ نہ صرف خود اس تعلیم کا نمونہ بنیں جو اسلام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے بلکہ دوسروں تک بھی اس تعلیم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔ تاکہ آپ اللہ تعالےٰ کی اس تقدیر کو قریب لانے میں مددگار بن جائیں جو اس زمانہ کے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ آپ کے اس جلسہ کو مبارک کرے اور اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

فقط والسلام

(دستخط) مرزا بشیر احمد

درخواست دعا

۳ ماہ مارچ کو خاکسار کا محکمانہ امتحان ہے۔ بعض وجوہ کی بناء پر کما حقہٗ تیاری نہ کی جا سکی۔ اس لئے بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے کامیابی عطا فرمائے۔
خاکسار مرزا محمد احمد از کوئٹہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال بڑھاتی ہے

ہر صبح و شام تیری حفاظت خدا کرے

مکرم عبدالمنان صاحب ناہیدؔ کا یہ تازہ کلام مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب واحد واقف زندگی نے خوش الحانی سے ربوہ کے جلسہ مصلح موعود میں پڑھ کر سنایا

ہم سے وفائیں تیری بدولت خدا کرے
محمود! تجھ پہ سایۂ رحمت خدا کرے

تابندہ تر ہو مہرِ نبوّت خدا کرے
پائندہ تر ہو تیری خلافت خدا کرے

بڑھتی رہے ہماری ارادت خدا کرے
قائم رہے یہ تیری سیادت خدا کرے

دشمن ترا کرے تری طاعت خدا کرے
اس کو بھی عطا ہو بصیرت خدا کرے

بڑھتا رہے جنونِ محبّت خدا کرے
ہو عام تیرے عشق کی دولت خدا کرے

فضلِ عمر! جہاں ترا حلقہ بگوش ہو
اور تو کرے جہاں کی امامت خدا کرے

ذہنِ رسا و عزمِ صمیم اور دلِ حلیم
ہو کامیاب تیری قیادت خدا کرے

اِس ناتوانی و تہی دستی کے باوجود
غالب رہے یہ تیری جماعت خدا کرے

نازاں ہیں اس پہ ہم ترے خدمت گذار ہیں
کرتے رہیں سدا تری خدمت خدا کرے

اُس کو نصیب ہیں مہ و انجم سے خوب تر
جس کو نصیب تیری رفاقت خدا کرے

راحت دلِ حزیں کی ترے دم قدم سے ہے
ملتی رہے دلوں کو یہ راحت خدا کرے

توفیق مل رہی ہے اِسے تیری دید کی
پیشِ نظر رہے تری صورت خدا کرے

تیرا کلام تیرہ فضاؤں میں روشنی
روشن رہے یہ شمعِ خطابت خدا کرے

جلد آئے وہ گھڑی کہ ترا غمگسار دل
دیکھے بہار و رونقِ ملّت خدا کرے

آئے وہ دن یہ ملّتِ عالی مقام بھی
سمجھے ترے مقام کی عظمت خدا کرے

ممسوح اُس کے عطرِ رضا سے ہوا ہے تو
پہنچے چمن چمن تری شہرت خدا کرے

تقدیر ہے یہی کہ بڑھے جلد جلد تو
سایہ فگن خدا کی ہو رحمت خدا کرے

تجھ کو شکوہ و عظمت و دولت ہوئی عطا
بڑھتی رہے یہ عظمت و دولت خدا کرے

پورا کرے خدا تری ہر اک مراد کو
ڈھونڈے تری دعا کو اجابت خدا کرے

جائے جہاں جہاں تو فرشتے ہوں ساتھ ساتھ
تو جس طرف بڑھے تری نصرت خدا کرے

اپنے کرم سے تیرا خدا دے شفا تجھے
ناساز ہو نہ تیری طبیعت خدا کرے

صد عمرِ خضر سے بھی تری عمر ہو دراز
صد رشکِ گلستاں تری صحت خدا کرے

ہر گام پر ہو حافظ و ناصر خدا ترا
ہر صبح و شام تیری حفاظت خدا کرے

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ (سورۃ محمد ع ۱)

(قسط نمبر ۱۲)

"اے مومنو! اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کردے گا یعنی اللہ کے دین کی مدد کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں کسی مدد کا محتاج نہیں چنانچہ وہ خود فرماتا ہے کہ میں غنی اور صمد ہوں۔"

"یاد رکھو! خدا تعالیٰ کے کام بندوں کے محتاج نہیں۔ وہ خود اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دیدے کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہوگیا۔"

"حقیقی مومن وہی ہے جو مصائب اور مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے اور وہ کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔"

"یہ امر واقعہ ہے کہ اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کردی ہے جیسا کہ وہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے۔"

"پس جو میری سنے گا۔ وہ جیتے گا۔ جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا۔"

"جو میرے پیچھے چلے گا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔"

"اور جو میرے راستے سے الگ ہوجائے گا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کئے جائیں گے۔"

"مومنوں کو عمل شریعت کا اس قدر شوق ہوتا ہے کہ وہ انتظار کرتے رہتے ہیں۔ کہ خدا کا کوئی حکم نازل ہو اور ہم اس پر عمل کریں۔ مگر منافق کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب کوئی قربانی والا حکم نازل ہو اس پر موت آنے سے پہلے وارد ہوجاتی ہے۔"

۳۱ جنوری تک وعدوں کی میعاد کے اندر ادا کرنے والوں کی یہ قسط نمبر ۱۲ شائع ہو رہی ہے۔ قسط نمبر ۳ سے قسط نمبر ۱۲ تک اگر کسی کا نام شائع ہونے سے رہ گیا ہو۔ تو وہ وکیل المال تحریک جدید کو بحوالہ کوپن فوراً لکھیں۔ تا مزید پڑتال ہو۔ اس کے بعد وہ احباب جو ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کرسکے۔ کوشش کریں کہ انکے وعدے سابقون الاولون کی پہلی فہرست تک جو آخر اپریل تک ہوتی ہے۔ ادا ہوجائیں۔ یہ نام بھی سابقون الاولون کی فہرست کے سبب حضور میں حسب معمول پیش کرکے شائع ہونگے! وہ ان کے اس اقدام سے حضور کا یہ منشا مبارک بھی پورا ہوجائے گا۔ کہ تحریک جدید کا چندہ احباب مجلس مشاورت تک جمع کردیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین

وکیل المال تحریک جدید

فہرست سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب ۳۱ جنوری ۱۹۵۸ء تک

محترمہ شمیم اختر صاحبہ جڑانوالہ روڈ لائل پور۔ ۳۱/-

والد صاحب حکیم عبدالرحمٰن صاحب تاندلیانوالہ۔ ۶/-

شیخ مسعود احمد صاحب پٹواری جڑانوالہ ۲۱/-

اہل وعیال 〃 〃 〃 ۶/-

محمد صدیق صاحب ولد احمد خان صاحب چک نمبر ۶۱ شہباز پور لائل پور ۵/-

عبداللطیف صاحب چک نمبر ۹۱ سیدیانوالہ ۲۵/-

محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری وزیر محمد خانصاحب چک نمبر ۹۶ گ۔ب لائلپور ۵/۲

چوہدری کمال الدین صاحب چک نمبر ۱۲۲ ر۔ب ۱۰/-

چوہدری علی احمد صاحب پوسٹماسٹر چک نمبر $\frac{109}{R.B}$ روڈا لائل پور ۱۲/-

چوہدری غلام رسول صاحب سیکرٹری مال چک نمبر ۲۰۹ ۱۰/-

چوہدری قائم علی صاحب چک نمبر ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا۔ لائل پور ۶/۸

میاں عبدالعزیز صاحب چک نمبر ۲۸۶ ر۔ب گوکھووال۔ لائلپور ۶/۸

ماسٹر عبدالغنی صاحب چک نمبر ۲۸۱ دوا کھری۔ لائل پور ۱۰/-

ڈاکٹر محمد خان صاحب چک نمبر ۵۹۱ گنگا پور۔ لائل پور ۱۰/-

مجیدہ بیگم صاحبہ 〃 〃 ۱۱/-

محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد یونس صاحب چک نمبر ۳۷۲ لائل پور ۵/-

میاں اللہ دین صاحب خوشابی سرگودہا ۶/-

منشی علی محمد صاحب ننگلی 〃 ۳۰/-

بخت بھری صاحبہ 〃 ۶/۸

حافظ فضل احمد صاحب بھیرہ 〃 ۵/۸

ملک گل شیر صاحب حسن آباد 〃 ۶/-

ننگر خاں صاحب وددھ ضلع سرگودہا ۵/۶

غلام احمد صاحب 〃 〃 ۷/۲

سلطان احمد صاحب 〃 〃 ۷/۱۲

والدہ صاحبہ 〃 〃 ۵/-

سراج دین دولت بی بی صاحبہ 〃 ۵/-

رائے سردار خاں صاحب چک نمبر ۳۲-۳۱ ضلع سرگودہا ۸/۸/-

ناصر احمد صاحب 〃 ۵/-/-

نسیمہ بی بی صاحبہ 〃 〃 ۵/-/-

رائے خان محمد صاحب 〃 ۸/۸/-

اہلیہ نذیر بیگم صاحبہ 〃 〃 ۵/-

چوہدری محمد شفیع صاحب چک نمبر ۳۳ مع اہل وعیال 〃 〃 ۱۳/۸/-

مولوی چوہدری منظور احمد صاحب 〃 ۵/۲/-

مولا بخش صاحب چک نمبر ۳۸ 〃 〃 ۶/۱۰

چوہدری نصیر احمد صاحب معہ اہل وعیال چک نمبر $\frac{78}{3}$ 〃 ۵/۸

ناصرہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری فتح علی صاحب ۱۵/-

خورشید بیگم صاحبہ بیوہ ناصر احمد صاحب 〃 ۵/۸

رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ ثناء اللہ صاحب 〃 ۵/۸

ارشاد بیگم صاحبہ دختر 〃 〃 〃 ۶/-

محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر غلام احمد صاحب چک ۸۸ 〃 ۹/۸

نور احمد صاحب چیمہ ۵/۸

بڈھال بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب ۶/۲

نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ نور احمد صاحب ۵/۸

ملک نور محمد صاحب جوئیہ چک نمبر ۱۵۲ شمالی ۲۵/-

ملک مظفر احمد صاحب 〃 ۱۶/۸/-

نذر محمد صاحب منگوالی 〃 ۱۰/۸

امیر بخش صاحب 〃 ۵/۲

ڈاکٹر خلیل احمد صاحب 〃 ۱۰/-

غلام رسول صاحب انصاری 〃 ۵/۱۲/-

نور بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب ۵/۲

مرزا عبدالحق صاحب فتح پور گجرات ۲۵/-

چوہدری فضل احمد صاحب کنجاہ ۱۱/۸/-

اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۶/۸/-

چوہدری نذیر احمد صاحب معہ اہلیہ ۶/۸/-

چوہدری لعل خاں صاحب ۵/-

عبدالکریم صاحب ۲۰/-

اہلیہ صاحبہ ۱۰/-

والدہ صاحبہ ۷/-

عنایت علی صاحب حوالدار کلرک کھاریاں ۵۰/-

〃 از والد صاحب ۵/-

〃 از پھوپھی صاحبہ ۵/-

〃 از اہل وعیال ۵/-

حوالدار روح علی صاحب ۵/-

ملک عطاء الرحمٰن صاحب ۹/-/-

بھاگ بھری صاحبہ ۱۰/-/-

رحمت بی بی صاحبہ زوجہ میاں عبدالرحمٰن صاحب ۵/۳

فضل بیگم صاحبہ والدہ محمد اسلم صاحب ۵/۵

مبارکہ بیگم صاحبہ والدہ رشید احمد صاحب ۵/-

عبدالمجید صاحب ولد نواب خاں گوبیکی ضلع گجرات ۵/-

شیخ مقصود احمد صاحب لالہ موسیٰ ۱۰/-

مرزا انور احمد صاحب پنشنر نسووال ضلع گجرات ۲۶/-

مانو بی بی صاحبہ بیوہ جمعدار محمد خاں صاحب ودالمیال ۵/-

حافظ بی بی صاحبہ اہلیہ قاضی عبدالرحمٰن صاحب ۵/۲

سلیم احمد صاحب قریشی اوورسیر داؤد خیل ضلع میانوالی ۵/-/-

سیدہ صفیہ شمیم صاحبہ ڈیرہ غازیخاں ۵/-

منشی رحمت علی صاحب ڈیرہ غازیخاں ۵/-

نسیم احمد صاحب خلیل علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ ۱۵/-

چوہدری نذیر احمد صاحب بی۔ایس۔سی کوٹ ادو سناوال ضلع مظفر گڑھ ۱۱۰/-/-

سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد رشید صاحب ۵/-

سید اکبر بادشاہ صاحب محلہ وارث خاں راولپنڈی ۲۶/-

اہل وعیال محمد احسن صاحب کوہاٹی بازار 〃 ۱۰/۴/-

چوہدری غلام کبیر بابا خانصاحب 〃 ۲۰/-

غلام رسول صاحب 〃 ۳۶/-

بشیر احمد صاحب شاکر 〃 ۲۶

سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب 〃 ۳۰/-

ڈاکٹر ایم ایم قریشی صاحب صدر 〃 ۲۵/-

محمد یونس صاحب گورنمنٹ کالونی 〃 ۱۱/۱۳

محمد صدیق صاحب لودھی 〃 ۱۵/-/-

جلال الدین صاحب 〃 ۲۰/-

یار محمد صاحب بیگووال 〃 ۶/۱۲

مولوی لعل محمد خانصاحب چنگا بنگیال 〃 ۵/-/-

محمد حنیف صاحب 〃 ۶/-/-

بشیر احمد صاحب 〃 ۱۰/-

دختر نوابزادہ محمد امین صاحب بنوں سرحد ۵/-

محمود شاہ صاحب مردان ۲۵/-

ناصرہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس 〃 ۱۰/-

راضیہ بیگم صاحبہ عودی والا سرحد ۵/-

قاضی عبدالخالق صاحب ہری پور ضلع ہزارہ ۵/-

محمد عبداللہ صاحب سول ہسپتال کوٹلی ۶/-/-

امام الدین صاحب سیکرٹری مال بھابڑہ آزاد کشمیر ۱۵/۴/-

اسم وار تفصیل ارسال فرمائیں

بچگان ملک برکت اللہ خانصاحب منٹگمری ۱۵/۱۲

(باقی صفحہ پر)

نمائندگانِ مجلس مشاورت سے اپیل

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کا دسواں مہینہ گذر رہا ہے۔ لیکن ابھی لازمی چندوں کی وصولی تدریجی بجٹ سے کم ہے۔ بے شک بہت سی جماعتوں کی وصولی تدریجی بجٹ سے زائد ہے۔ بلکہ ایک سو سے اوپر جماعتیں یا تو اپنا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ یا ان کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی نوے فیصدی سے بڑھ چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن ابھی بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں۔ جن کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی ابھی تک تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں بہت کم ہے بعض جماعتوں کی وصولی تو ایک تہائی سے بھی کم ہے اور چند جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے سال رواں میں یعنی یکم مئی ۱۹۵۷ء کے بعد چندہ عام یا حصہ آمد کی کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔

. . . .

. . . جن جماعتوں کی وصولی تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ ان کے نام نیچے درج ہیں۔ جن جماعتوں کی وصولی سالِ رواں کے چندہ عام و حصہ آمد کے بجٹ کی ایک تہائی سے بھی کم ہے۔ ان پر یہ (※) نشان لگایا گیا ہے۔ اور جن جماعتوں کی طرف سے ان مدات میں کوئی وصولی نہیں ہوئی ان پر یہ (⊗) نشان لگایا گیا ہے۔

میں اس اعلان کے ذریعہ تمام نمائندگان مجلس مشاورت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے چندوں کی وصولی کا جائزہ لیں۔ اور مقامی عہدیداروں کے ملکر بقایوں کی وصولی کا انتظام کریں تا سال رواں کے باقی دو مہینوں میں تمام جماعتوں کے لازمی چندوں کا بجٹ پورا ہو جائے۔ میں امرائے ضلع۔ اور ڈویژنوں کے امراء سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ جماعتوں کو بیدار کرنے کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لاویں۔ ہمیں اس امر پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ اکثر جماعتوں کی وصولی تدریجی بجٹ کے مطابق یا اس سے بھی زائد ہے۔ جب تک پیچھے رہنے والوں کو ساتھ نہ ملایا جاوے۔ ہم تیزی سے ترقی کے منازل طے نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم اپنی صفوں کے رخنے پُر کرکے صحیح معنوں میں بنیانِ مرصوص نہ بن جائیں۔ اس وقت تک ہم غیر معمولی فضلوں کے امیدوار نہیں ہو سکتے۔ بے شک اللہ تعالےٰ اپنے بے پایاں کرم و احسان کے ماتحت ہماری کمزوریوں اور غفلتوں کے باوجود ہر رنگ میں ہم پر اپنے فضلوں کی بارش برسا رہا ہے۔ اور ہر لحظہ جماعت کا قدم پہلے سے آگے ہی بڑھتا جاتا ہے۔ لیکن ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور انہیں کما حقہ ادا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ جدوجہد کرنی چاہیئے تا ہمیں اپنی زندگیوں میں المصلح موعود (ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) کے زیر سایہ اس مقصد کی تکمیل کا دن دیکھنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ یعنی تمام دنیا میں صدق و راستی کا دور دورہ ہو جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضلع جھنگ

دارالیمن ربوہ ۱۰۔ احمد نگر۔ ڈاوڈ ※۔ پکا نسوانہ۔ لکی نو ※۔ ٹھٹھہ سندرانہ۔ گھوڑیوالہ ※۔ قصورکوٹ۔ بستی وریام ※۔ کوٹ سلطان۔ مگھیانہ۔ حویلی بہادر شاہ ※۔ پیر دیپک ⊗۔ ۹۷/۲۹ ※۔

ضلع ملتان

ملتان چھاؤنی۔ خانیوال۔ ۳۶۶/W.B۔ قتال پور ※۔ دیوان سنگھ والا ※۔ حسن پور ※۔ ۱۴۵/10-R۔ دہاڑی منڈی ※۔ ۱۹/W.B ※۔ بنگلہ گوجرڑ والا ⊗۔ میاں چنوں

منڈی بوریوالہ۔ ۱۴۰/10-R۔ کبیر والا۔ ۲۳/W.B ※۔ ۹۱/10-R ※۔ میلسی ※۔ نیل کوٹ چاہ بھاگووال۔ چاہ احمد یا نوالہ۔ کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ۔ شیخ پور کھنہ چاہ بھینے والا۔ چاہ شیخواہ ⊗۔ بھینی خدا بخش۔ ۴۴/W.B۔ ۳۹۰/W.B۔ ۱۲۴/10-R ※۔ دنیا پور ※۔ لالی پور ⊗۔

ضلع لائلپور

تحصیل لائلپور۔ ۱۳۷/R.B۔ بہلولپور۔ ۱۲۸/R.B۔ دالہ ※۔ ۱۲۶/R.B۔ بھار تنگ سالار والہ۔ ۱۳۹/R.B۔ گھمی ⊗۔ ۱۲۶/R.B۔ کھیوہ۔ ۱۰۸/ج ب۔ تلونڈی۔ ۱۲۱ گوگھووال ※۔ ۵۰/ج ب۔ سٹھیالہ۔ ۳۰/ج ب۔ فین پور ※۔ ۳۳/ج ب ※۔ ۵۷/ج ب۔ گھیالہ ※۔ ۲۰۹/R.B ※۔ ۶۷/گ ب۔ سعتوکو۔ گڑھ ※۔ ۲۳۳ کوٹھی جھنڈا سنگھ والا۔ ۸۷/ج ب۔ سرشمیر روڈ۔ ۸۶/ج ب۔ دھول ماجرہ۔ ۲۷۶/R.B۔ گوکھووال۔ ۲۱۹/R.B۔ گنڈا سنگھ والا ※۔ ۶۰/ج ب۔ سیلاں۔ ۷۲/ج ب۔ گوالی پور۔ ۶۱/ج ب۔ دھروڑ۔ ۲۷۷/R.B۔ سبلاں۔ ۶۶/ج ب۔ دھاندرہ ⊗۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ۳۰۶/ج ب۔ پیر محل۔ ۲۸۷/ج ب۔ جھاپیر ※۔ ۲۹۷/ج ب۔ ۳۰۰/ج ب۔ ۳۶۷/ج ب۔ جلیانوالہ ※۔ ۹۶/ج ب ※۔ ۹۷/ج ب ※۔ ۳۶۹/ج ب۔ جوڑانگری۔ ۲۶۹/10۔ گ ب ※۔ ۲۸۵/گ ب۔ تحصیل جڑانوالہ۔ ۶۴۶/گ ب۔ ٹھٹھہ کالا۔ ۵۶۵/گ ب ※۔ ۵۶۳/گ ب۔ ۵۵۹/گ ب۔ احمد آباد۔ ۱۰۷/R.B۔ شرقی غربی۔ ۱۰۹/R.B۔ بھوڑہ۔ ۱۱۲/گ ب۔ کلاں ※۔ ۱۰۴/گ ب۔ نیائیں گڑھ۔ ۵۵-۵۶/گ ب ※۔ ٹوبکی دیوی۔ ۷۷/R.B۔ ۶۹/R.B۔ کھیٹ پور۔ ۲۴۶/R.B۔ کھڑیانوالہ ※۔ ۲۶۶/R.B۔ صابوآنہ ※۔ ۱۹۴/R.B۔ لاکھیانوالہ۔ ۲۷۸/گ ب۔ شیرکا۔ ۳۶/گ ب۔ ۱۰۱/گ ب۔ لفوآنہ۔ ۸۲/گ ب ⊗۔ ۹۲/گ ب ⊗۔ تحصیل سمندری۔ سمندری۔ ۱۳۲/گ ب۔ ۵۲۸/گ ب۔ ماموں ※۔ ۳۸۸/گ ب ⊗۔ ۱۴۲/گ ب ※۔ ۴۲۹/گ ب۔ لودھی ننگل۔ ۲۰۰/گ ب۔ ماموں کانجن ⊗۔ ۴۷/گ ب۔

ضلع منٹگمری

پاکپتن۔ ۵۵/2-L۔ محمود پور ※۔ ۳۰/11-L۔ فارخندہ والا۔ ۹۶/12-L۔ ۳۶۴/E.B۔ ۹۰/9-L۔ ۱۳۷/9-L ※۔ ۲۲۵/E.B ※۔ ۲۲/9-D ⊗۔ ۱۲۸/9-L۔

ضلع لاہور

مصری شاہ۔ نیلا گنبد۔ باغبانپورہ۔ مغلپورہ۔ باٹا پور۔ دھرم پورہ۔ پرانی انارکلی۔ لاج گڑھ۔ چوبرجی۔ اسلامیہ پارک۔ ۱۲ علی پور۔ لدھیکے بیدیں۔ کھریپڑ۔ بڈ بارہ۔ بھلیر ⊗۔ گھونڈ ※۔ اچھرہ۔ ۱۲ دھپ سڑی۔

ضلع شیخوپورہ

پنڈی چری۔ کوٹ رحمت خاں۔ بیشاہ مسکین ※۔ ننکانہ صاحب۔ بیراد پور۔ ۵۸/۷ ※۔ سانگلہ ہل ※۔ ۳۳ دھاروو والی ※۔

ڈھیرے داوارڈہ ⊗۔ ۱۸ بہروڑو۔ گوڑ۔ دیالراس۔ ۵ رتی۔ بلٹر کے ※۔ ۳۵ بھکی ※۔ کوجر۔ ۱۶۷ جید ⊗۔ ۷۹ نواز کوٹ۔ جھران کرانہ ※۔ کے چلیکے۔ ۷۵/۲۲۔ بھونیوالی ※۔ ۴۵ مرڑ ※۔ ۱۱/۶۳ ※۔ گچھلی ※۔ ڈھابان سنگھ ⊗۔ ہرچند ڈیرہ مان سنگھ ⊗۔ کوٹلی جھور ⊗۔ سراؤوالی بھلیر ⊗

ضلع گوجرانوالہ

بھاگا بھٹیاں ※۔ پنج ہتھ۔ حافظ پیم کوٹ۔ کولو تارڑ ※۔ پیرکوٹ سہایہ۔ ڈھلواں ※۔ تیاپم پور۔ تلونڈی موسیٰ خاں ⊗۔ گجوچک۔ لوہیوالہ۔ پیرکوٹ متصل احمد نگر۔ کھیوے والی ککا کاہن۔ بھچوک۔ تتلے عالی ⊗۔ گکھڑ منڈی۔ میلکے۔ تلونڈی راہوالی۔ رسول نگر۔ وردبیکے ⊗۔ پلنگ نبرد ⊗۔ منڈیالہ وڑائچ۔ نوئیکی ⊗۔ بھڑی چٹھہ ⊗۔ بھوجیانوالہ ⊗۔ دلاور چیمہ ※۔ چیمہ ستھواں ⊗

درخواست دعا

خاکسار کے دو مقدمات عدالت میں دائر ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے کامیاب کرے۔ اور تمام مشکلات دور فرمائے آمین

(چوہدری) انور دارالصدر غربی۔ ربوہ

(بقیہ صفحہ ۶)

مرزا عزیز احمد صاحب پریذیڈنٹ چیچہ وطنی ۱۴/۰

چوہدری حفیظ احمد صاحب چک ۹۲/12-L کالونی افسر منٹگمری ۵۰۰/۰

کیپٹن ناصر احمد صاحب سیال راولپنڈی ۳۶/۰

بشیرہ نسرین صاحبہ ایبٹ آباد ۵/۰

ملک محمد حنیف صاحب ۴ ۲۵/۰

سیم اور تھور پر قابو پانے کا منصوبہ منظور کر لیا گیا

تین سال میں پچیس لاکھ ایکڑ اراضی بحال کی جائے گی

لاہور ۲۵ فروری ۔ کل لاہور میں وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خان نون کی صدارت میں اعلیٰ حکام کی کانفرنس ہوئی ۔ جس میں مغربی پاکستان میں سیم اور تھور کو ختم کرنے کی غرض سے ایک جامع منصوبہ منظور کیا گیا ۔ یہ منصوبہ پندرہ کروڑ دس لاکھ روپے کے خرچ سے تین سال میں مکمل ہوگا

یہ منصوبہ اصولی طور پر منظور کیا گیا ہے اس کی مزید تفصیلات جن میں مرکز اور صوبے کے درمیان قرضے کی ادائیگی کا طریقہ اور منصوبے کی تکمیل کرنے والے ادارے کا تعین شامل ہیں دونوں حکومتیں جلد طے کریں گی

وزیر اعظم نے اپنی افتتاحی تقریر میں سیم اور تھور نہروں کو پختہ بنانے، پن بجلی کے کارخانوں کے قیام، زیر زمین پانی کے لئے انتظام ۔ ٹیوب ویلوں کی تعمیر سیلاب اور برساتی پانی کو ذخیرہ کرنے کے متعلق متعدد تجاویز پیش کیں ۔ آپ نے اعلان کیا کہ حکومت ہر ایسے منصوبے کے لئے دل کھول کر روپیہ مہیا کرے گی ۔ جس سے ملک کی غذائی صورت حال بہتر ہو ۔ اور ملک ہر سال لاکھوں کا قیمتی زرِ مبادلہ اناج کی درآمد کی بجائے ضروری مشینری وغیرہ پر خرچ کرے ۔

صوبے کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید نے کہا کہ خوراک کا مسئلہ بہت بڑا ہے اس لئے اسے قومی سطح پر طے کیا جائے

آپ نے اقوام متحدہ کے ادارہ سے مدد حاصل کرنے کے لئے اپیل کی ۔ ۴

پٹھان کوٹ میں گولہ بارود سے لدی ہوئی ٹرین اُڑ گئی

ہولناک دھماکے سے شہر لرز گیا سامان مقبوضہ کشمیر بھیجا جا رہا تھا

نئی دہلی ۲۵ فروری ۔ مشرقی پنجاب کے شہر پٹھانکوٹ میں گولہ بارود اور دوسرے سامان سے لدی ہوئی ایک ٹرین ہولناک دھماکے سے اُڑ گئی ۔ یہ سامان مقبوضہ کشمیر لے جانے کے لئے ٹرین سے اُتارا جا رہا تھا ۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق اس دھماکے سے پچیس افراد ہلاک اور اٹھارہ مجروح ہوئے ۔ دھماکہ اتنا زبردست تھا کہ اس سے ٹرین کے ڈبے پاش پاش ہو گئے اور ہلاک ہونے والوں کی لاشیں دُور دور جا گریں ۔ دھماکے سے پٹھانکوٹ کا تمام شہر ہل گیا اور آس پاس زبردست آگ بھی لگ گئی ۔ جس پر دیر تک قابو نہیں پایا جا سکا ۔ پٹھان کوٹ مشرقی پنجاب کا ایک اہم شہر ہے اور بھارت سے مقبوضہ کشمیر کو تمام سامان اسی کے راستے بھیجا جاتا ہے ۔ بھارتی حکومت نے اس حادثے کے متعلق مزید تفاصیل کا اعلان نہیں کیا ہے ۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۳ فروری ۵۸ء بروز اتوار ربوہ میں مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب آف چک ۳۵ جنوبی سرگودھا کی دو صاحبزادیوں انور بیگم اور بشریٰ بیگم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔ انور بیگم صاحبہ کی شادی حلیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد خان صاحب ساکن کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ اور بشریٰ بیگم صاحبہ کی شادی عطاء الرحمن صاحب ایس ۔ ڈی ۔ او ابن مکرم چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم کے ہمراہ ہوئی ہے تقریب رخصتانہ میں ناظر و وکلاء حضرات اور دیگر احباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے شرکت فرمائی ۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا کرائی ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو طرفین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے ۔ آمین

پولینڈ اور امریکہ میں تجارت

وارسا ۲۵ فروری ۔ اشتراکی پولینڈ اور امریکہ میں تجارتی گفت و شنید کامیاب رہی ہے ۔ جس کے تحت پولینڈ امریکی مشینری حاصل کریگا ۔ پہلی کھیپ مارچ میں پولینڈ پہنچ جائے گی ۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عبید اللہ اور لڑکی شائستہ بانو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں ۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

نذیر بیگم اہلیہ حاجی غلام حیدر باجوہ دار الصدر غربی ۔ ربوہ

۴ سیم اور تھور پر قابو پانے کے متعلق جو منصوبہ منظور کیا گیا ہے ۔ اس پر کل ۱۵ کروڑ ۱۳ لاکھ روپے لاگت آئے گی ۔ اور اس کے تحت آئندہ تین سال کے اندر اندر ۲۵ لاکھ ایکڑ اراضی سے پانی کے نکاس کا مکمل انتظام کر کے انہیں قابل کاشت بنا دیا جائے گا ۔ اس رقبے میں ۹ لاکھ ایکڑ اراضی ایسی ہے جو سیم اور تھور کی وجہ سے بالکل بیکار ہو چکی ہے

اس منصوبے کی تفصیلات صوبائی حکومت جلد ہی مرتب کریگی ۔ اور وہ یہ کام محکمہ آبپاشی و بجلی کے سپرد کرے گی یا بجلی اور پانی کے متعلق قائم کردہ نئے محکمہ کے حوالے کرے گی ۔ جو روپیہ اس منصوبے کی تکمیل کے لئے مرکز کی طرف سے صوبے کو دیا جائے گا اس قرضے کی ادائیگی کا طریق کار دونوں حکومتیں آپس میں طے کریں گی ۔

بقیہ لیڈر

از صفحہ اول

گھڑے ہوئے تھے ۔ مگر افسوس ہے کہ برہمنزم نے جو مذہب کی مسخ شدہ صورت ہے ان تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے اور ہمیں خطرہ ہے کہ جس طرح برہمنزم کے سر نکالنے پر پیچھے بھی ہندوستان پر تباہیاں آتی رہی ہیں پھر اسے ویسی تباہی سے نہ دوچار ہونا پڑے آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں نوزائیدہ ملکوں کو سیاسی مذہب سے محفوظ رکھے ۔ اور ان میں حقیقی مذہب کی بیداری پیدا کرے ۔